بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 10 جون 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذکر میں جنگِ یمامہ کا ذکر چل رہا تھا۔ اس بارے میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عباد بن شرب رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ اے ابو سعید، جس رات ہم مضاحہ سے فارغ ہوئے اس رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ گویا آسمان کھولا گیا ہے اور پھر مجھ پر بند کر دیا گیا ہے۔ اس سے مراد شہادت ہے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ انشاء اللہ جو بھی ہو گا بہتر ہو گا۔ وہ کہتے ہیں کہ یمامہ کے روز میں نے آپ کو انصار کو پکارتے ہوئے دیکھا اور تقریباً ۴۰۰ لوگ آپکی طرف آئے۔ باغ کے باہر حضرت عباد بن بشر اور حضرت براء بن مالک آگے آگے تھے۔ اس موقع پر حضرت عباد بن بشر کی شہادت واقع ہوئی۔

پھر حضرت ام اتارہ کا ذکر آتا ہے جو اسلامی تاریخ کی بہادر خواتین میں سے ایک خاتون تھیں۔ آپ نے غزوۂ احد میں بھی نہایت بہادری سے حصہ لیا تھا۔ جب تک مسلمان فتحیاب تھے آپ فوجیوں کیلئے پانی کا بندوبست کر رہی تھیں لیکن جب مسلمانوں کو ہار کا سامنا ہونے لگا تو آپ رسول اللہ صلعم کے پاس آگئیں اور آپ کو دشمنوں کے حملوں سے بچانے لگیں۔ آنحضرت صلعم نے بعد میں فرمایا کہ احد کے دن میں حضرت امِ اتارہ کو اپنے دائیں اور بائیں لڑتا دیکھتا تھا۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ آپ کے بیٹے عبد اللہ نے مسیلمہ کذاب کو ہلاک کیا۔ حضرت ام امارہ خود بھی جنگِ یمامہ میں شامل تھیں۔ حضرت امِ امارہ رضی اللہ عنہا کے اس جنگ میں شامل ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آپ کے ایک بیٹے حضرت حبیب بن زید کو مسیلمہ نے پکڑ کر قید کر لیا تھا۔ مسیلمہ نے جب ان سے پوچھا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو حضرت حبیب نے فرمایا کہ میں سن نہیں سکتا۔ جب ان سے پوچھا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں تو آپ نے کہاں ہاں۔ اس پر مسیلمہ نے ان کا ایک عضو کاٹنے کا حکم دیا۔ اسی طرح بار بار آپ سے پوچھا گیا اور آپ نے ہر دفعہ ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک ایک جسم کا حصہ کاٹ کر آپ کو شہید کر دیا گیا۔

جب حضرت امِ امارہ رضی اللہ عنہا کو اپنے بیٹے کی شہادت کا علم ہوا تو آپ نے قسم کھائی کہ اس کا سامنا کریں گی اور یا تو اس کو مار ڈالیں گی یا خود خدا کی راہ میں شہید ہو جائیں گی۔ جب حضرت خالد بن ولید نے یمامہ کیلئے لشکر تیار کیا تو حضرت امِ امارہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوئیں اور جنگ میں شمولیت کی اجازت طلب کی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لیکر نکلیں۔ اس جنگ میں آپ کے بیٹے عبد اللہ بھی شریک تھے۔ انہوں نے باغ میں مسیلمہ کو قتل کیا۔ حضرت امِ امارہ بھی اس جنگ میں زخمی ہوئیں تھی۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جنگ کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک طبیب کے ساتھ میرے پاس آئے جس نے میرا اعلاج کیا۔ آپ حضرت خالد بن ولید کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ وہ ہم سے نہایت حسنِ سلوک کرنے والے اور ہمارے حقوق ادا کرنے والے تھے۔

تاریخ میں ذکر ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید کو یمامہ کی طرف روانہ کیا تو آپ نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ حج بستی کی کھجوروں میں سے کچھ کھجوریں آپ کے پاس لائی گئیں۔ ان میں سے ایک کھجور آپ نے کھائی جو بڑی سخت تھی۔ کچھ دیر اس کو چبایا اور پھر باہر پھینک دیا۔ اس کی آپ نے تعبیر فرمائی کہ خالد کو یمامہ والوں کی طرف سے بہت سختی کا سامنا کرنا پڑیگا لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ ضرور اس کو فتحیاب کریگا۔ اس جنگ میں قتل ہونے والے مرتدین کی تعداد تقریباً دس ہزار تھی اور ایک روایت میں ۲۱ ہزار بھی بیان ہوئی ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے پانچ سو یا چھ سو لوگ شہید ہوئے۔ بعض روایات میں ۱۷۰۰ شہادتوں کی خبر بھی درج ہے۔ بہت سے اکابر صحابہ بھی اس جنگ میں شہید ہوئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مرتدین سے جنگوں کے متعلق اصولی نقطہ بیان فرمایا ہے کہ یہ جنگیں نبوت کے دعویٰ کی وجہ سے نہیں کی گئیں بلکہ اس لئے کی گئیں تھیں کیونکہ ان گروہوں نے ریاستِ مدینہ کے خلاف بغاوت کی تھی اور خود جنگ کا اعلان کیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کرتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میرے والد خلیفہ بنائے گئے تو خلافت کے آغاز سے ہی آپ نے فتنوں کو موجزن اور جھوٹے مدعیانِ نبوت اور منافقوں کا سامنا کیا۔ آپ پر اتنے مصائب ٹوٹے کہ اگر وہ پہاڑوں پر ٹوٹتے تو وہ پیوستِ زمین ہو جاتے۔ لیکن آپ کو رسولوں جیسا صبر عطا کیا گیا یہاں تک کہ اللہ کی نصرت آپہنچی۔ جھوٹے نبی اور مرتد قتل کئے گئے اور مصائب ہٹ گئے اور خلافت کا معاملہ مضبوط ہو گیا اور مومنوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک جہان کو حق پر قائم کر دیا اور اپنے بندے ابو بکر کی نصرت فرمائی۔ پس غور کرو کہ کس طرح خلافت کا وعدہ اپنے پورے لوازمات کے ساتھ حضرت ابو بکر کی ذات میں پورا ہوا۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۞عِبَادَاللہِ رَحِمَکُمُ اللہُ۞اِنَّ اللہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَرُ ۞